برکاتِ
گیارہویں شریف
از قلم
صاحبِ تصانیفِ کثیرہ حضرت فیضِ ملت
علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی
مدظلہٗ
ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور
پاکستان، فون: ۲۴۱۰

شہبازِ لامکانی، محبوبِ ربانی سیدنا حضور حضرت السیّد

الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی گیارھویں

شریف کے دُنیوی و اُخروی فوائد کا مجموعہ

المسماۃ بہ

رِیاضُ الجِنَان لِمُشتَاقِ شَبِ جِیلان[1]

عُرف

گیارھویں شریف کی برکت

ناشر: حافظ محمد ریاض احمد اُویسی رضوی

ملنے کا پتہ: مکتبہ اُویسیہ رضویہ بہاول پور

[1] بمعنے مبارک بادیوں کے باغات حضور غوثِ اعظم کے عاشقِ کامل کے لیے" یہ نام عزیز ولد حافظ محمد ریاض احمد اُویسی اور الحاج چودھری مشتاق محمد خان صاحب کی وجہ سے تجویز کیا گیا۔ اُویسی غفرلہ

8/-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

تحفہ اُویسیہ از لنگرِ غوثیہ یعنی صلوٰۃِ غوثیہ

حاجت براری کے لئے ایک مجرب نماز صلوٰۃ الاسرار یعنی نماز غوثیہ ہے، جو امام ابوالحسن نورالدین اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں جس کی ترکیب یہ ہے بر بعد نمازِ مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھے۔ سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے اور گیارہ بار یہ کہے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر کہے یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَیَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دُعا کرے انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی۔

اخوانِ اہلِ سنت تحفہ گیارہویں اور ہدیہ "صلوٰۃِ غوثیہ" اپنے سنی بھائیوں کے لئے بہترین سرمایہ دارین ہیں۔ مخالفین کو انکار ہے تو اُن کو یہ تحفہ کوئی فائدہ نہ دے گا ہاں وہ دلائل اثبات چاہتے ہیں تو ہر دونوں تحفوں کے لئے فقیر کی کتاب "الاکسیر الاعظم فی عرس الغوث الاعظم" کا مطالعہ کریں۔ وما توفیقی اللہ باللہ العلی العظیم۔

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

مختصر حالات زندگی غوث الاعظم

رضی اللہ عنہ

حضرت غوث الثقلین قطب ربانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ یکم رمضان المبارک ۴۷۱ھ کو دنیا میں تشریف لائے جس شب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ وہ رمضان المبارک کی چاند کی پہلی تھی۔ بمقام جیال علاقہ جیل ہونا تحریر کرتے ہیں۔ آپ کا اسم مبارک عبدالقادر تھا اور ابو محمد کنیت تھی اور محی الدین لقب تھا۔[۴] سلسلہ نسب والد ماجد کی طرف سے سیدنا امام حسن اور والدہ ماجدہ کی طرف سے سیدنا امام حسین تک پہنچتا ہے۔ اس لئے حسنی و حسینی سیّد لکھا جاتا ہے۔ آپ کے والد کا اسم مبارک موسیٰ ابوصالح جنگی دوستؒ تھا۔ آپ کی والدہ کا اسم گرامی سیدہ ام الخیر فاطمہ جو حضرت عبداللہ صومعیؒ رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر تھیں۔ سیدنا عبدالقادر جیلانی کا عہد طفولیت بڑے پاکیزہ ماحول میں گزرا۔ آپ نے ہوش سنبھالا تو یتیم ہو گئے اور عارفہ باللہ ماں نے اس درِّ یتیم کو بہترین تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنے کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔ آپ نے پہلے قرآن مجید پڑھا۔ پھر عربی وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۸ سال کی عمر میں مزید حصول علم کی لگن میں آپ کو اس دور کے سب سے بڑے علمی مرکز بغداد لے گئی۔ آپ بغداد پہنچے تو اس وقت شیخ ابوالخیر محمد بن مسلم حماد الدباس کے علم و عرفان کا سورج پوری تابانی سے چمک رہا تھا۔ سیدنا عبدالقادر جیلانی نے سب سے پہلے طریقت کے رموز شیخ حماد دباس سے ہی حاصل کئے۔ پھر اپنے وقت

۴ آسمانوں میں آپ کا لقب باز اشہب ہے۔

فقہاء ہیں ہی نہیں بلکہ عرفاء وزہاد میں بھی بلند مقام کے مالک شیخ قاضی ابوسعید المبارک المخزومی جو فقہ میں امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے۔ آپ نے ان سے فقہ کی تعلیم پائی اور خرقۂ خلافت وولایت حاصل کیا۔ پیر طریقت کے ہی مدرسہ میں آپ نے وعظ فرمانے کی ابتداء کی۔ اور عرصے تک آپ اپنے فرائض بڑے سکون واطمینان کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ لیکن ایک شب آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھا اور عالم رویا میں تکلّم اور تبلیغ کرنے کا حکم ملا۔ تو پھر آپ نے مدرسے سے باہر نکل کر تقاریر کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے اثر سے ہزاروں یہود ونصاریٰ مسلمان ہو گئے۔ ہزاروں نے ہدایت پائی۔ ہزاروں کی سیرتیں سنور گئیں۔ اس وقت رحمت کی بدلیاں چھائی ہوئی تھیں۔ اور علم وعرفان کی بارش ہو رہی تھی۔ آپ سے دین نے نئی زندگی پائی۔ اس لئے آپ محی الدین کے لقب سے ممتاز ہو گئے۔

قرآنی احکام اور اسوۂ حسنہ کی پابندی آپ کی زندگی کا اولین مقصد تھا سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں مجبور ومعذور اور فقراء ومساکین کی خدمت کرنے میں بڑی خوشی محسوس فرماتے تھے۔ خلیفہ اور وزراء آپ کی مجلس میں نیازمندانہ حاضر ہوتے اور ادب سے بیٹھ جاتے۔ آپ کے وعظ و پند، رشد وہدایت اور تبلیغ کا سلسلہ پورے چالیس سال تک جاری رہا۔ آپ کی پوری زندگی سنت نبوی کا نمونہ تھی۔ آپ کے تمام وعظوں، تحریروں کا لب لباب یہی ہوتا کہ لوگ اپنی زندگیوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سانچے میں ڈھال لیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی میراں محی الدین کے یوم وصال میں اختلاف ہے۔ زیادہ حضرات نے ربیع الثانی پر اتفاق کیا ہے۔

آپ کا وصال ۵۶۱ ھ ۱۲ ربیع الثانی کو نوے برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کا روضہ مبارک بغداد شریف میں ہے۔ جہاں ہر سال آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے یہی عرس اور آپ کی نیاز کا دوسرا نام گیارہویں شریف ہے۔

نکتہ :

جہاں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت آپ کو یاد کرتی ہے اور شیدا و والہ ہے ایسے ہی آپ کے لاڈلے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بھی نام لیوا ہے اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور آپ کی صفات کے مظہرِ اتم ہیں آپ کو پروردگارِ عالم نے اولیاء میں وہ مقام عطا فرمایا ہے جو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء میں حاصل ہے اگر حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء ہیں تو شہنشاہِ بغداد سید الاولیاء ہیں اِس کی مختصر وضاحت یوں ہے :۔

حضرت مجددِ الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ جس طرح حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بے شمار ہیں اسی طرح حضرت عبدالقادر جیلانی کی کرامات کی بھی کوئی حد نہیں۔

نبی و غوث صلی علیہ السلام و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ :

امام شہاب الدین خفاجی حنفی نے اپنی کتاب نسیم الریاض صہ ۲۸۲ ج ۳ میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ امام موصوف کتاب مذکور کے اسی مقام پر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے

فقہاء ہی میں ہی نہیں بلکہ عرفاء و زہاد میں بھی بلند مقام کے مالک شیخ قاضی ابوسعید المبارک المخزومی جو فقہ میں امام احمد بن حنبل کے پیرو تھے۔ آپ نے ان سے فقہ کی تعلیم پائی اور خرقۂ خلافت و ولایت حاصل کیا۔ پیر طریقت کے ہی مدرسہ میں آپ نے وعظ فرمانے کی ابتداء کی۔ اور عرصے تک آپ اپنے فرائض بڑے سکون و اطمینان کے ساتھ ادا کرتے رہے۔ لیکن ایک شب آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھا اور عالم رؤیا میں تکلم اور تبلیغ کرنے کا حکم ملا۔ تو پھر آپ نے مدرسے سے باہر نکل کر تقاریر کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے اثر سے ہزاروں یہود و نصاریٰ مسلمان ہو گئے۔ ہزاروں نے ہدایت پائی۔ ہزاروں کی سیرتیں سنور گئیں۔ اس وقت رحمت کی بدلیاں چھائی ہوئی تھیں۔ اور علم و عرفان کی بارش ہو رہی تھی۔ آپ سے دین نے نئی زندگی پائی۔ اس لئے آپ محی الدین کے لقب سے ممتاز ہو گئے۔

قرآنی احکام اور اسوۂ حسنہ کی پابندی آپ کی زندگی کا اولین مقصد تھا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں مجبور و معذور اور فقراء و مساکین کی خدمت کرنے میں بڑی خوشی محسوس فرماتے تھے۔ خلیفہ اور وزراء آپ کی مجلس میں نیازمندانہ حاضر ہوتے اور ادب سے بیٹھ جاتے۔ آپ کے وعظ و پند، رشد و ہدایت اور تبلیغ کا سلسلہ پورے چالیس سال تک جاری رہا۔ آپ کی پوری زندگی سنت نبوی کا نمونہ تھی۔ آپ کے تمام وعظوں، تحریروں کا لب لباب یہی ہوتا کہ لوگ اپنی زندگیوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سانچے میں ڈھال لیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی میراں محی الدین کے یوم وصال میں اختلاف ہے۔ زیادہ حضرات نے ربیع الثانی پر اتفاق کیا ہے۔

آپ کا وصال ۵۶۱ھ ۱۲ ربیع الثانی کو نوے برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کا روضہ مبارک بغداد شریف میں ہے۔ جہاں ہر سال آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے یہی عرس اور آپ کی نیاز کا دوسرا نام گیارہویں شریف ہے۔

نکتہ :

جہاں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت آپ کو یاد کرتی ہے اور شیدا و والہ ہے ایسے ہی آپ کے لاڈلے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بھی نام لیوا ہے اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ حضورِ اکرم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور آپ کی صفات کے مظہرِ اتم ہیں۔ آپ کو پروردگارِ عالم نے اولیاء میں وہ مقام عطا فرمایا ہے جو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ انبیاء میں حاصل ہے اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء ہیں تو شہنشاہِ بغداد سید الاولیاء ہیں اس کی مختصر وضاحت یوں ہے :۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات میں فرماتے ہیں کہ جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بے شمار ہیں اسی طرح حضرت عبد القادر جیلانی کی کرامات کی بھی کوئی حد نہیں۔

نبی و غوثِ جلی علیہ السلام ورحمۃ اللہ علیہ :

امام شہاب الدین خفاجی حنفی نے اپنی کتاب نسیم الریاض صـ۲۸۲ ج ۳ میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ امام موصوف کتاب مذکور کے اسی مقام پر لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے جسمِ اطہر کا سایہ نہیں رکھا تھا۔ ان کے علاوہ بہت سے صفاتِ نبوی

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں موجود تھے جنھیں فقیر نے اپنی کتاب "قدمی علی رقبۃ کل ولی" میں تفصیل سے عرض کردی ہیں۔

غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) درمیان اولیاء چون محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) درمیان انبیاء:

نبوت کے شہنشاہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام بلکہ تمام خلقِ خدا کو فیوض و برکات سے ——— مالا مال فرمایا تو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیض و برکت کے بحرِ کراں کی موج کہاں کہاں تک پہنچی۔ عالم اسلام کے کتنے ہی آبشاروں نے اس بحرِ بے کراں سے زندگی کی خیرات مانگی اور وقت کے بڑے بڑے مسند نشینوں نے اپنے امیرِ کشور کی آمد کے غلغلے بلند کئے سرکارِ غوث الوریٰ کی زندگی کا یہی وہ باب ہے جسے پڑھنے کے بعد اقلیمِ ولایت میں ان کی شہنشاہی کا یقین چمکنے لگتا ہے۔

انبیاء سابقین نے ہزاروں سال بیشتر اگر مطلعِ رسالت پر ایک آفتاب کے طلوع ہونے کی خبر دی تو یہاں بھی مظہرِ اتم کی شان یوں جلوہ گر ہوئی کہ ظہور سے سینکڑوں سال قبل روئے زمین کے اولیائے کاملین نے ولائت کے آفاق پر ایک خورشید کے چمکنے کی بشارتیں دیں ان کے مناقب و محامد کے خطبے پڑھے اور ہراول دستے کی طرح دلوں کی سرزمین کو ایک شہنشاہ کی جلوہ گری کے لئے ہموار کیا۔

امام حسن عسکری کی بشارت:

خانوادہ اہل بیت کے چشم و چراغ حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں خاندان کا مقدس خرقہ اپنے وارث کے حوالے کیا اور ارشاد فرمایا کہ پانچویں صدی کے آخر

میں عراق کی سرزمین سے ایک عارف باللہ کا ظہور ہوگا جس کا نام
عبدالقادر اور لقب محی الدین ہوگا یہ امانت بحفاظت تمام اس تک پہنچا
دی جائے چنانچہ وہ مقدس امانت نسل درنسل منتقل ہوتی رہی یہاں تک
کہ ماہِ شوال ۴۹۹ھ میں ایک امینِ وقت کے ذریعے غوثیت تک پہنچ
گئی۔ (مخزنِ قادریہ)

نیابت تاقیامت :

دراصل یہ وہ خرقہ تھا کہ ولایت کی نیابت
اہلِ بیت میں امانت تھی جسے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو "عالمِ غوثوی"
میں عطا کرنے کی بات طے ہوئی اور حضرت مہدی رضی اللہ عنہ
کی تشریف آوری تک ہر دلی کی ولایت کی مہر ثبت کرنے کا عہدہ
بخشا گیا۔ مکتوبات میں امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی نے اور مولانا
قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے السیف المسلول میں تفصیل بیان
فرمائی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَفَعَ اَھْلَ الْقُرْبَۃِ مِنْ حَضِیْضِ الْبَشَرِیَّۃِ اِلٰی اَعْلٰی ذُرْوَۃِ الْاِصْطِفَائِیَّۃِ، وَخَصَّھُمْ مِنْ بَیْنِ عِبَادِہٖ بِالْفُیُوْضَاتِ الْقُدْسِیَّۃِ، وَجَعَلَ ذِکْرَھُمْ سَبَبًا لِنُزُوْلِ الرَّحْمَۃِ وَدَافِعًا لِلْبَلِیَّۃِ وَالنِّقْمَۃِ بِالْعَنَایَۃِ الْاَزَلِیَّۃِ، اِشْتَھَرَتْ مَنَاقِبُھُمْ فِی الْاٰفَاقِ وَخَوَارِقُھُمْ بَیْنَ الطِّبَاقِ کَاشْتِھَارِ الشَّمْسِ بِالضِّیَائِیَّۃِ، وَمَنْ تَمَسَّکَ بِھِمْ اَمِنَ الْاَھْوَاءِ النَّفْسَانِیَّۃِ، فَاِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ بِالْاَغْوَاتِ الشَّیْطَانِیَّۃِ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ ھُوَ لِلْوُجُوْدِ عِلَّۃٌ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُتَاَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہِ الْمَوْضِیَّۃِ وَاَولیاء اُمَّتِہِ الْجَامِعِیْنَ بِالطَّرَائِقِ الظَّاھِرِیَّۃِ وَالْبَاطِنِیَّۃِ لاسیما غواص البحور الحقیقۃ والعرفانیۃ۔ امابعد!

یہ رسالہ ان دوستوں کی خدمت میں حاضر ہے جو گیارہویں شریف صرف اس شوق اور ارادہ سے کرتے ہیں کہ **غوث اعظم** رضی اللہ عنہ کی روحانیت ان کی دنیا و آخرت میں حامی کار اور مددگار ہو اس رسالہ میں اہل سنت کے لئے علمی مواد کا ذخیرہ ہے منکر اسے نہ پڑھے تو بہتر ہے ورنہ بہ حکم قرآنی یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا اس کا مرض بڑھ جائے گا ہاں اگر گندی عادت اور سوءِ عقیدت سے ہٹ کر اس کا مطالعہ کرے تو ممکن ہے اسے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقے بہرہ وری نصیب ہو۔

فقط

فقیر اویسی غفرلہٗ

مُقدّمہ

فضائل ومسائل سے پہلے ہم گیارہویں شریف کے متعلق ایک مقدمہ تحریر کرتے ہیں تاکہ اہلِ علم اس سے استفادہ کر سکیں اور منکرین اگر اہلِ علم ہیں تو غور وفکر فرمائیں اگر ضدی ہیں تو خدا حافظ۔

قاعدہ اسلامیہ : احکامِ اسلام تمام برابر نہیں ان میں بعض وہ ہیں جن کا منکر کافر اور بے دین ہے بعض وہ ہیں جن کا انکار گناہ اور فسق ہے بعض وہ ہیں جن کا انکار نہ کفر ہے نہ گناہ ۔ گیارہویں اسی تیسری قسم سے ہے ہاں اگر انکار محض ضد بہ غوثِ اعظم ہے تو بد بختی اور دین و دنیا کی محرومی اور شوم بختی ہے۔ ہمارے زمانہ کے اکثر منکرین اسی پچھلی قسم سے ہیں ۔ چنانچہ تجربہ شاہد ہے۔

اقسامِ منکرین : جو لوگ گیارہویں شریف کو ناجائز اور بدعت کہتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں :۔

۱۔ کم علم از اصول، فقہ، حدیث، قرآن ۔ یہ معذور ہیں ۔

۲۔ علم کے باوجود دیانت سے کام نہیں لیتے اور اظہارِ حق کے مقابلہ میں پاس خاطرِ جماعت یا افراد کو ضروری سمجھتے ہیں ۔

۳۔ وہ جو ذکرِ میلاد، فاتحہ، عرس، گیارہویں شریف وغیرہ کو بلا دلیل ناجائز، بدعت و حرام کہہ دیا کرتے ہیں ۔

گیارہویں کو سمجھنے کے لئے چند شرعی قواعد پیش کئے جاتے ہیں

تاکہ اہلِ انصاف گیارہویں شریف کے جواز و عدم جواز کو خود سمجھ سکیں۔

شریعت کے احکام :

شریعتِ مطہرہ نے جن امور کو ہمارے لئے جائز رکھا ہے اس کی چار قسمیں ہیں ؛

۱۔ فرض ۲۔ واجب ۳۔ سنّت ۴۔ مستحب

اور وہ امور جو ہمارے لئے ناجائز رکھے ہیں اس کی بھی چند قسمیں ہیں۔

۱۔ حرام ۲۔ مکروہ تحریمی ۳۔ مکروہ تنزیہی

شرعی احکام کی تفصیل :

فرض : صرف دلیلِ قطعی سے معلوم ہوتا ہے۔

واجب : کے لئے دلیلِ ظنّی بھی کافی ہے۔

سنت : چند صورتوں سے دریافت ہوتی ہے۔

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل سے

۲۔ صحابۂ کرام کے قول یا فعل سے

۳۔ حضور یا آپ کے صحابہ کے سکوت سے جو کسی طریقے پر ہو۔

مستحب : سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایسے فعل سے کہ جس کا ترک کرنا بھی ثابت ہو۔ سلفِ صالحین نے اسے اچھا سمجھا۔

حرام : مکروہ تحریمی و مکروہ تنزیہی کے لئے بھی وہی صورتیں ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

قاعدۂ اسلام :

جس عمل کے اثبات یا نفی کی کوئی دلیل نہ ہو اس کو

مباح کہتے ہیں یعنی مباح کے لئے صرف اتنا کافی ہے کہ اس فعل کی حرمت قرآن وحدیث سے ثابت نہیں کیوں کہ خود قرآن شریف کی آیات سے ہی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر وہ چیز جس کا ناجائز ہونا حرمت مذکور نہ ہو وہ جائز ہے۔ جائز کہنے والوں کو ثبوت دینے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ مکروہ یا حرام کہنے والوں کے ذمہ ہوتا ہے کہ وہ دلیل دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ (پ ۸)	یعنی کون ہے حرام کرنے والا اچھی چیزیں جو اللہ نے پیدا کی ہیں اچھے کپڑے ہوں یا عمدہ کھانے وغیرہ

ف: اس سے معلوم ہوا کہ بغیر دلیل شرعی کے کسی چیز کو حرام یا مکروہ بتانا اور جائز ہونے کے دلائل طلب کرنا آیۂ مذکورہ کے خلاف ہے یہ شریعت کا مقابلہ ہوگا۔

ازالۂ وہم: بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ عوام گیارہویں کے معاملہ میں غلو کرتے ہیں اسی لئے ہم احتیاطاً ناجائز کہتے ہیں اس کا جواب امام شامی رحمۃ اللہ سے سنیئے فرماتے ہیں کہ:۔

لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالیٰ باثبات الحرمۃ والکراھۃ اللتین لا بد لھما من دلیل بل فی قول بالاباحۃ التی ھی	احتیاط اس میں نہیں ہے کہ کسی امر کو جس پر دلیل شرعی نہ ہو حرام یا مکروہ کہہ دیا جائے یہ تو اللہ پر افترا ہے بلکہ احتیاط اسی میں ہے کہ مباح کہا جائے کہ جو اصل اشیاء میں ہے خود حضور

الاصل وقد توقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع انہ ھو المشرع فی التحریم ام الخبائث حتی نزل علیہ النص القطع	اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ شارع تھے شراب جیسی چیز کو جو کہ تمام خباثتوں کی جڑ ہے حرام کرنے میں توقف فرمایا یہاں تک کہ حکم خدا آیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سمجھایا:

رہتی دنیا تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ضابطہ بتایا جس سے ہر جھگڑا کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں دار قطنی سے مروی ہے کہ:

ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنکروھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا	اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرائض فرمائے ہیں ان کو ضائع مت کرو جو کچھ حرام فرمایا ہے اس میں مت گھسو اور جن کی حدیں مقرر فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جن اشیاء سے سکوت فرمایا ہے بغیر بھول کے اس سے بحث نہ کرو۔

غور فرمائیے:

حضور نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کتنا واضح ہے

اب گیارہویں شریف کے مسئلہ کو دیکھئے اس میں کیا ہوتا ہے۔ صرف یہی نا کہ حلال اشیاء کے ______ ساتھ قرآن مجید پڑھ کر ان کا ثواب حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح کو پہنچایا جاتا ہے اور ایصالِ ثواب احادیث مبارکہ سے ثابت ہے جن کے منکر معتزلہ تھے۔ اہلِ اسلام میں کوئی بھی اس کا منکر نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ قرآن مجید اور دیگر اشیاء کا ثواب اہلِ اموات کو بخشا جائے تو ثواب پہنچتا ہے۔ پھر یہ کیوں کر درست ہو سکتا ہے کہ چند امور جو باعثِ ثواب ہیں ان کی یک جائی بدعت و حرام ہو جائے۔ کھانا خیرات کرنا اور قرآن شریف کا ثواب پہنچانا وغیرہ بجائے خود علیحدہ علیحدہ عمل تو ثواب ہوں لیکن ان کے اشتراک کو ناجائز کہا جائے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ نیکی کے کئی اقسام کا جمع ہوجانا گناہ بن جاتی ہیں یہ کسی پاگل کا تصور ہو سکتا ہے حالانکہ یہ طریقہ خود حضور علیہ السلام سے منقول ہے۔

حدیث میں منقول ہے:

قال کان یوم الثالث عن وفات ابراهیم بن محمد صلی الله علیه وسلم جاء ابو ذر عند النبی صلی الله علیه وسلم معه تمرة ولبن الناقة وخبز الشعیر فوضعها عند النبی صلی الله علیه وسلم	حضرت سیدنا ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تیسرا دن تھا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوکھے چھوہارے اونٹنی کا دودھ جو کی روٹی آپ کے ساتھ تھیں۔ آپ نے ان چیزوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سورہ فاتحہ

قرء النبی صلی اللہ علیہ	ایک بار اور قل ھو اللہ تین بار
وسلم علیہ الفاتحۃ مرۃ	پڑھا اور یہ درود پڑھا اللھم
وسورۃ الاخلاص ثلاثۃ	صل علی محمد انت لھا
مرۃ وقرء اللھم صل علیٰ	اھل وھو لھا اھل"
محمد انت لھا اھل و	پھر اپنے دست مبارک اُٹھائے
وھو لھا اھل فرفع	اور چہرہ (روئے پاک) پر پھیرا
یدیہ ومسح وجھہ	پھر ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
فامر ابا ذر ان یقسمھا	حکم دیا وہ ان چیزوں کو تقسیم
وقال النبی صلی اللہ	کر دیں اور فرمایا رسول اکرم
علیہ وسلم ثواب	صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب
ھذا الاطعمۃ لابنی ابراھیم	ان کھانوں کا میرے فرزند
(وجیز الصراط)	ابراہیم کو پہنچے۔

طریقہ اہلِ سنت:

یہی طریقہ فاتحہ کا اب تک مروج ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تعین وقت اور سامنے شیرینی کا رکھ کر فاتحہ کا دینا سنت رسول اللہ ہے۔

مسئلہ حدیثیہ:

حدیث شریف میں ایصال ثواب پر جب صاحبِ روح کو ثواب پہنچتا ہے تو روح ثواب بھیجنے والے کو خوش ہو کر دعائیں دیتی ہے۔

فائدہ: اس قانونِ نبوی پر جب ہماری نیاز حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

کی خدمت اقدس میں پیش ہوتی ہے تو ہمارا عقیدہ (بہ ارشاد گرامی مذکور) ہے کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ہمارے حق میں دعا فرمائیں تو ہمارا بیڑا پار ہی پار۔

قاعدہ حدیثیہ: احادیثِ ابدال میں ہے کہ محبوبانِ خدا کے طفیل ہی سے دنیا کا کارخانہ آباد ہے ان روایات کا خلاصہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے سنیئے۔ فرمایا کہ:

وبك تنكشف الكروب وبك تسقى الغيوث وبك تنبت الزروع وبك يدفع البلاء والمحن عن الخاص والعام۔ (فتوح الغيب۔ مقالہ ۴)	اور اسی (ولی کامل) کے فیضان سے تمام سختیاں دور ہو جاتی ہیں اور اس کی برکت سے بارشیں ہونے لگتی ہیں اور اس کی برکت سے کھیتیاں لہلہاتی ہیں اور اس کے علاوہ اس کی برکت سے ہر خاص و عام کی بلائیں اور مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔

فائدہ: اس ارشاد گرامی کو ہم اہل سنت نے آزمایا اور اس راہ سے بھولے بھٹکے دوستوں کو دعوت پیش ہے اور ولی اللہ کا یہ مرتبہ حدیث قدسی سے بھی ثابت ہے جس کا خلاصہ حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے یوں بتایا کہ:

فتكون فى هٰذه الحالة	پس اس وقت تمہاری حالت

كانك احييت بعد الموت فى الآخرة فتكون كليتك قدرة تسمع بالله وتنطق بالله وتبصر بالله وتبطش بالله وتسعى بالله وتعقل بالله۔

ایضاً مقالہ ۴۰

ایسی ہو جائے گی جیسے تم بعد مرنے کے از سرِ نو آخرت میں زندہ کئے گئے ہو۔ اس وقت تمہارا مکمل وجود قدرت الٰہیہ کا مظہر بن جائے گا اور تم خدا ہی کے ساتھ سنو گے اسی کے ساتھ دیکھو گے۔ اسی کے ساتھ کلام کرو گے۔ اسی کے ساتھ پکڑو گے اسی کے ساتھ چلو گے اور اسی کے ساتھ غور و فکر کرو گے۔

اور فرمایا:۔

ويغرقك فى بحار خيره فتكون دعاء لكل خير ومنبعا لكل نعمة وسرور وبحور ونور وضياء وامن وسكون

(فتوح الغیب مقالہ ۶)

اور تمھیں اپنے خیر کے سمندر میں غرق کر دے گا۔ پس تم خیر کا ظرف بن جاؤ گے اور ہر نعمت اور مسرت اور آرائش اور نور و روشنی اور امن و سکون کا تم کو منبع بنا دیا جائے گا۔

نیز فرمایا:

وقد ينقلون

اور کبھی ابدال بنائے جانے

الى حاجة بعد ان	کے بعد ایک حالت کی طرف
جعلوا الامناء وخوطب	منتقل کئے جاتے ہیں اور
کل واحد منهم	ان میں سے ہر ایک بہ حالت
بالانفراد فی حالة	خود تنہائی سے خطاب کیا جاتا
انك اليوم لدينا	ہے کہ تو آج کے دن ہمارے
مكين امين فلا	پاس صاحب مرتبہ وامان ہے،
يحتاجوا فيها الى	پس اس میں اذن کے محتاج
اذن كانهم صاروا	نہیں ہوتے چوں کہ وہ سپرد
كالمفوض اليهم	کردہ امر ہم کی طرح ہو جاتے
امورهم فهم فى	ہیں جہاں وہ کہیں جس کام
قبضتهم حيثما ذهبوا	پر مامور ہوں تو انہیں کے
فى شئ من	قبضہ میں ہوتے ہیں۔
امورهم (غنية الطالبين	
ص ۱۶۱ ج ۲ مطبوع مصر)	

فائدہ: یہ قوانین عام اولیاء کرام کے ہیں حضور غوث اعظم کی خصوصیت نرالی ہے جسے ہم اسی رسالہ میں مختصراً عرض کریں گے انشاءاللہ

باب ۲

فضائل کی حکایات

ذیل میں ہم چند روایات وحکایات عرض کرتے ہیں تاکہ فضیلت گیارہویں شریف کے معتقد کو سرور و فرحت اور منکر کو مشعل ہدایت کا موجب ثابت ہوں۔

علی المرتضیٰ و اُویس قرنی محفل گیارہویں میں

حکیم الامت حضرت علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات مرزا مظہر جانِ جاناں سے ایک مکتوب نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"میں نے خواب میں ایک چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں بیٹھے ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ اور جنید رضی اللہ عنہ تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں، استغناء ما سوا اللہ اور کیفیاتِ فنا آپس میں جلوہ نما ہیں۔

میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ معاملہ کیا ہے تو ان میں سے کسی نے کہا کہ سیدنا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے استقبال کے لئے جا رہے ہیں آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت و عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا میں نے پوچھا کہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اُویس قرنی ہیں۔ پھر ایک حجرہ ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام بزرگ اس میں داخل ہو گئے میں نے اس کی وجہ پوچھی تو ایک شخص نے کہا:

'امروز عرس حضرت غوث الثقلین است بتقریب عرس بودند۔"

(کلماتِ طیباتِ شاہ ولی اللہؒ ص ۷۸)

آج غوث الثقلین کے عرس کی تقریبات میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔

فوائد :

۱۔ زبردست حوالہ ہے سند نہ ہو تو مخالفین کو انکار نہیں کرنا چاہیئے کیوں کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے اور ہمارے مسلّم بزرگ ہیں۔

۲۔ اولیاء اللہ اور محبوبانِ خدا عالمِ برزخ میں جہاں چاہیں آجا سکتے ہیں بلکہ آتے جاتے رہتے ہیں (مثلاً چاروں بزرگوں کو دیکھئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ (نجفِ اشرف) سے، حضرت اُویس قرنی یمن سے حضرت جنید بغدادؒ سے حضرت شاہ نقشبندؒ بخارا سے دہلی میں رہنے والے بزرگ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کو نظر آئے اور کہیں عرس کی تقریب میں جاتے دکھائی دیئے۔

۳۔ کسی خوش بخت کی گیارہویں کا جلسہ خیرات تقریب میں ان حضرات کا تشریف لے جانا بتاتا ہے کہ یہ محفل ایسی متبرک و مقدس ہے کہ ایسی شخصیات عالمِ ارواح سے تشریف لاکر صاحب دعوت کو انوار اور فیوض و برکات سے نوازتے ہیں۔

۴۔ ان کو عالمِ دنیا کے حالات کی بھی خبر ہے کہ کہاں کیا ہو رہا ہے اسی لئے ہم خوش نصیب گیارہویں کی تقریب نہایت محبت اور عقیدت سے مناتے ہیں کہ شاید کبھی ہماری قسمت بیدار ہو تو ایسی متبرک و مقدس ہستیاں ہم غریبوں کو بھی نواز دیں تو کیا عجب ہے؟

۵۔ جیسے یہ حضرات گیارہویں شریف کی محفل میں تشریف لاتے نظر

آئے ایسے ہی بزرگوں کے عرسوں کا سلسلہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔

۶۔ نہ صرف مذکورہ بالا حضرات بلکہ ہر محبوبِ خدا جس کو چاہے نوازدے۔

روایت تجربہ گیارہویں:

حضرت مولانا محمد وحید قادری مرحوم لکھتے ہیں کہ گیارہویں شریف کے فضائل وکمالات بے شمار ہیں (واللہ بہ خدا) ہم نے جس کو گیارہویں شریف کا پابند پایا وہ معاشی لحاظ سے فارغ البال ہو جاتا ہے اور روحانی ترقی کا کیا کہنا۔ عوام اہلِ اسلام کو بالعموم اور سلسلہ قادری سے بالخصوص اس کا التزام کرنا چاہیئے۔ ہر چاند کی گیارہ یا اس سے اول و آخر جب چاہیں حسبِ توفیق حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روح اقدس کا نذرانہ پیش کریں۔ (میلادِ شیخ ص۴ مطبع گلزار محمدی کلکتہ)

وجہ تسمیہ گیارہویں:

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ہر ماہ بارہ ربیع الاول شریف کو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف بڑے اہتمام سے کرتے اس پر حضور سرورِ عالم نورِ مجسم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت با کرامت سے آپ کو نوازا کہ ہم نے تمہیں گیارہ تاریخ کے نذرانے عطا فرمائے کہ مشرق تا مغرب تا قیامت آپ کی گیارہویں جاری رہے گی۔ (مزید بیانات رسالہ دلائل گیارہویں شریف میں ہیں)۔

(ایضاً ص۵)

ف: یہ کشفی بیان ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح ارشاد فرمایا اس کا تجربہ ومشاہدہ شاہد ہے کہ جملہ عالمِ اسلام میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کا ختم ہو رہا ہے بلکہ اکثر کو مروج ہے تو

گیارہویں شریف کا پروگرام بھی اپنے عروج پر ہے کہ عموماً ہر شہر و ہر قصبہ میں سُنا جاتا ہے کہ چاند کی گیارہ تاریخ کو بازاروں میں دودھ بہت کم ملتا ہے صرف اس لئے کہ ہر دودھ والا گیارہویں شریف کی نیاز پیش کرتا ہے۔

امام یافعی کا حوالہ: امام المحدثین امام الائمہ امام یافعی قدس سرہٗ العزیز بیان فرماتے ہیں:

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کا ذکر تھا تو ارشاد ہوا کہ گیارہویں شریف کی اصلیت یہ تھی کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز ہمیشہ گیارہ ربیع الآخر کو کیا کرتے تھے وہ نیاز اتنا مقبول ہوئی کہ اس کے بعد ہر ماہ سرکار دو عالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ختم شریف مقرر کر دیا پھر دوسرے لوگوں نے بھی حضور غوث پاک کی اتباع میں حضور علیہ السلام کی گیارہ تاریخ کو خیرات کرنے لگے۔" (قرۃ الناظرہ فارسی ص۱۱)

ف: اصل عبارت "رسالہ دلائل گیارہویں شریف" میں ہے۔

گیارہویں کی برکت سے آگ سے بچ کر بہشت کا حق دار بننا: حضرت مولانا قاضی عماد علوی بن نظام بن شاہ محمد بن قاضی وجیہ الدین قادری قدس سرہ نے فرمایا کہ برہان پور (ہند) میں ہمارے مکان کے قریب ایک کھتری (ہندو) حضور غوث اعظم کا معتقد اور ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو نہایت مکلف کھانے پکا کر پیراں پیر کی نذر گزارتا اور غریبوں کو کھلاتا جب وہ مرا تو اسے ہندوؤں نے حسب رواج

آگ میں جلانا چاہا لیکن آگ اس کا ایک بال بھی نہ جلا سکی جلانے والے ہندوؤں نے بڑی کوشش کی لیکن ناکام رہے تنگ آکر دریا میں بہا دیا۔ اندریں ایک درویش کو سرکار غوثِ اعظم نے خواب میں فرمایا کہ فلاں ہندو میرے خاندان کے کسی فرد کے ہاں مسلمان ہوا تھا اور بہ دل وجان اسلام کا عاشق تھا اور وہ ہمارے سلسلہ قادریہ میں داخل تھا اب وہ مرگیا ہے اس کی تکفین وتدفین کیجیے اس درویش نے بر لب دریا پہنچ کر ہندوؤں سے لاش سنبھالی اور اسلامی طریقہ سے کفن ودفن کا کام سر انجام دیا (ملخصاً) (صمصام الکرامات ومناقب غوثیہ وگلدستہ کرامات صہ میلاد شیخ صہ۶۶، وتفریح الخاطر صہ۴۲، ۴۳)۔

فوائد:

۱۔ گیارہویں شریف کی برکت سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا وہ وعدہ برحق ثابت ہوا جو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ تیرے مریدوں کو دنیا و آخرت کی آگ میں بند نہ کروں گا (تفریح الخاطر صہ۴۳)

۲۔ اس میں پھر بھی اسلام لانے کی تصریح ہے دھوبی والے واقعہ میں تو مولوی اشرف علی تھانوی نے احتمال پیدا کر کے لکھ دیا کہ ممکن ہے کہ اس نے کلمہ پڑھا ہو اسی لئے نجات ہوئی۔

دھوبی کا واقعہ:

شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ کی طرف منسوب کر کے تھانوی نے لکھا کہ حضور غوثِ اعظم کا ہندو دھوبی مرگیا اس سے نکیرین نے سوال کیا تو ہر سوال کے جواب میں کہا کہ میں غوثِ اعظم کا دھوبی ہوں اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ تفصیل کے لئے فقیر کی کتاب "کراماتِ غوثِ اعظم دیکھئے۔ (الافاضاتِ الیومیہ

گیارہویں والا ضامن:

حقیقت زندگی ص ۱۹۶، ۱۹۸ مصدقہ شمس الحق

افغانی دیوبندی میں ہے کہ حضرت محبوب سبحانی سید شیخ سلطان عبدالقادر جیلانی بغدادی حسنی الحسینی دوشاخوں کی فضیلت سے ممتاز تھے اور قادری خاندان کے ممتاز رہنما ہیں جنھوں نے کئی سال کے ڈوبے ہوئے بیڑے کو بمعہ برات دلہن و دولہا کو جن کے اجسام کئی سال سے ریزہ ریزہ ہو چکے تھے زندہ باہر نکالا اور یہ سب فیض محمدی اور آلِ محمدی ہے۔ کئی چور قطب ہوئے جن کا فیض تا قیامت جاری ہے۔ تھوڑے زمانہ گذشتہ کا ایک واقعہ یاد آگیا ہے کہ جو رنجیت سنگھ کے وقت کی بات ہے کہ ایک ہندو کا ایک بدعقیدہ مسلمان ہمسایہ تھا۔ بدعقیدہ مسلمان ہندو کی عورت پر عاشق ہو گیا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ ہندو اپنی عورت کو لے کر اپنے سسرال جانے کے لئے تیار ہوا۔ بدعقیدہ کو بھی خبر ہو گئی۔ اس نے بھی پیچھا کیا چنانچہ گھوڑا لے کر کسی جنگل میں جا کر انھیں گھیر لیا۔ وہ لوگ پیدل تھے اس کے پاس سواری تھی ان دونوں کو مجبور کرنے لگا کہ سواری پر بیٹھ جاؤ۔ ہندو نے انکار کر دیا۔ پھر کہنے لگا کہ عورت کو بٹھا دو۔ ہندو نے انکار کر دیا اور کہا کہ خواہ مخواہ سفر کی مصیبت پیدل جھیل رہے ہو۔ ہندو کی عورت سے کہا۔ عورت نے بھی انکار کر دیا۔ زیادہ تکرار کے بعد ہندو بولا کہ تمہارا کیا بھروسہ ہے کہیں عورت کو لے کر نکل جاؤ۔ اپنا کوئی ضامن پیش کرو۔ بدعقیدہ بولا کہ جنگل میں کون ضمانت دے گا۔ عورت نے کہا کہ تمہارا بڑا پیر جو گیارہویں والا ہے اس کی ضمانت دو۔ بدعقیدہ مسلمان نے منظور کر لیا۔ عورت اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔ بدعقیدہ نے اس کے خاوند کا سر تلوار سے کاٹ کر گھوڑے کو دوڑا دیا۔ عورت پیچھے دیکھے جا رہی تھی۔ بدعقیدہ

نے کہاکہ پیچھے کس کو دیکھتی ہو؟ خاوند تو تمہارا کٹ کر مرگیا۔ ہندو عورت نے کہاکہ میں بڑے پیر کو دیکھ رہی ہوں اس نے کہاکہ اس بڑے پیر کو تو مرے ہوئے کئی صدیاں گزر گئی ہیں۔ بھلا وہ کہاں آئے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا دیکھاکہ دو برقعہ پوش نمودار ہوئے۔ ایک نے بدعقیدہ کا سر اڑا دیا۔ اور پھر عورت گھوڑے کے قریب بیٹھ گئی اور برقعہ پوش وہاں آئے جس جگہ ہندو کٹا ہوا تھا اس کا سر دھڑ سے ملادیا اور قم باذن اللہ پڑھا۔ اور وہ ہندو زندہ ہوگیا اور وہ دونوں برقعہ پوش غائب ہو گئے اور میاں بیوی دونوں بہ سلامت گوٹ آئے۔ بدعقیدہ کے وارثوں نے گھوڑا پہچان کر رنجیت سنگھ کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا کہ ہمارا آدمی غائب ہے اور گھوڑا ان کے پاس ہے۔ ہمارا آدمی پیدا کریں جو انھوں نے مار ڈالا ہے دونوں نے واقعہ جنگل کا بیان کیا اور کہاکہ ان برقعہ پوشوں میں سے ایک گل محمد نامی مجذوب نامی کی شکل کا تھا۔ گل محمد شاہ صاحب کو بلوایا گیا اُس نے مَا جرا بیان کیا۔ رنجیت سنگھ نے مجذوب اور میاں بیوی کو انعام دے کر چھوڑ دیا۔ (کتاب "حقیقت زندگی" ایک بی بی نے لکھی اور شمس الحق افغانی دیوبندی سے تصدیق لکھوائی جب وہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں شیخ التفسیر کے عہدہ پر براجمان تھا۔ اُویسی غفرلہٗ)

فوائد:

۱۔ یہ حوالہ مخالفین کے ایک ایسے مولوی کا ہے جو ان کے علماء کے ہر شعبہ کا صدر مجلس رہا اور اس کی ہر تحریر مسلّم سمجھی جاتی ہے۔

۲۔ محبوبانِ خدا بالخصوص غوثِ پاک سے عقیدت صحیح ہو تو اب بھی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روحانیت کا تصرف جاری ہوہے۔

۳۔ مجذوب بھی باذن الٰہی صاحبِ تصرف ہوتے ہیں۔

۴۔ بدمذہبوں یعنے ہندوؤں اور سکھوں کو بھی محبوبانِ خدا کے تصرفات کا اقرار تھا لیکن وہابی دیوبندی اپنی ضد پہ اڑا ہوا ہے۔

حکایاتِ برکت

گیارہویں کی برکت سے غرق شدہ مال محفوظ:

ایک تاجر کا کاروبار بذریعہ جہازوں کے چلتا تھا اس نے اپنے کارندوں کو دریائی سفر میں کئی جہاز سامان کے بھجوائے۔ اچانک وہ جہاز سامان سمیت دریا میں غرق ہو گئے کارندوں نے تاجر کو خط لکھا کہ جہاز سامان سمیت غرق ہو گئے۔ تاجر نے جواب بھجوایا فکر نہ کرو ان کے لئے جد وجہد رکھو مجھے یقین ہے کہ میرا سامان ضائع نہ جائے گا اس لئے کہ میں التزام سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں کرتا ہوں اس کے مضمون کو کسی نے نظم میں ڈھالا ہے۔ ؎

ادا کرتے ہیں شہ کی گیارہویں ہم
ہمیں اس بات کا مطلق نہیں غم
اسی بحرِ کرامت کے کرم سے
ہو بیڑا پار اس بحرِ الم سے
تعجب ہے ہمیں لکھتے ہیں یہ کیا
مزکی مال کیوں ہو غرق مرا
طفیل نوح بحر عزت و جاہ
جہاز اپنے نہ ڈوبے ہوں گے واللہ

خط پہنچتے ہی کارندے جہازوں کی تلاش کے درپے ہوئے۔ ساحل پر

پہنچے تو دیکھا کہ تمام جہاز سامان سمیت بہ سلامت کنارۂ دریا پر موجود کھڑے ہیں۔ خوش ہوئے اور سامان بیچ کر بڑے منافع کما کر تاجر کے پاس پہنچے۔ تاجر نے خوشی میں خصوصیت کے ساتھ غوث اعظم کی نیاز کا اہتمام کیا۔

ٹری کی گیارہویں اس سال اس نے — مساکینوں کو بخشتا مال اس نے

بھرا کرتا تھا اس دم شاہ کا دم — زبان پر تھا فقط اسم اعظم

(صمصام القادریہ و میلادِ شیخ ص۱۰۹)

پٹھان کی گیارہویں:

کوئی دہلی میں تھا مردِ مسلماں — پٹھانوں میں تھا رشک خان خاناں

دل و جان سے غلام شاہ دیں تھا — کیا کرتا ہمیشہ گیارہویں تھا

کہیں اک سال کا کیا ماجرا ہم — مہینے آئے جو بارش کے پیہم

پکاتے کھانا سب کپڑے جلا کر — کہ ہیزم ہو گئی کبریتِ احمر

نہ لکڑی دستیاب ہوتی نہ کنڈے — ہوئے باورچی خانے سب کے ٹھنڈے

ہزاروں گھر لگے جمنا میں بہنے — نہ پایا خاصہ دو دن بادشہ نے

ہوئی جو گیارہویں کی صبح ظاہر — نہا دھو کر ہوا ہر شخص طاہر

پٹھان آگاہ ہو کر سمجھا دل میں — اگرچہ غرق ہے شہر آب و گل میں

مرے دل میں نیاز شاہِ دیں ہے — مجھے کرنا مقرر گیارہویں ہے

اٹھا مضبوط ہو کر صاحبِ تیغ — نکالیں اپنے گھر سے گیارہ سو دیغ

گھروں کے پہلے دروازے جلائے — تو بقچے توشہ خانہ کے منگائے

کروڑوں کا جلایا اُس نے اسباب — زری اور گلبدن دوشالہ کمخواب

ارادہ پکا تھا اُس پاک دیں کا — ہوا تیار کھانا گیارہویں کا

ہوئی حاضر خلائق فوج در فوج — بڑھے جس طرح دریا موج در موج

سنا جو ماجرا بادشہ نے
لگا ارکانِ دولت سے وہ کہنے
نظر آتی ہے یہ جائے کرامت
پٹھان از بسکہ رکھتا صدق نیت
تبرک آج ہم بھی چل کے کھائیں
پیادہ پا مناسب ہے کہ جائیں
چلا یہ کہہ کے سلطان اپنے گھر سے
ہوئے سب ساتھ ادھر سے اور ادھر سے
پٹھان اس وقت تھا سب کو کھلاتا
یکایک بادشہ واں پر جو پہنچا
کہا شہ سے کہ باعث کیا سبب کیا
ہوئے جو آپ یاں تک رونق افزا
کہا سلطان نے تو ہے مردِ دیں دار
بڑی کی گیارہویں تو نے ہے تیار
تبرک کھانے کو میں خود ہوں آیا
مجھے تو نے نہ تھا گرچہ بلایا
صف آخر میں سلطان کو بٹھا کر
کھلایا کھانا اسے ہاتھ دھلا کر
فراخی شہ نے وہ دعوت کو بخشی
کہ تا ثیر اس کو دکھلا دی نبی کی
گئے کھا کھا کے کھانا اپنے گھر سب
کئی دیگیں رہیں باقی لبا لب
تو بھیجا اسے سلطاں کے محل میں
کئی خوانِ خانہ اہلِ دول میں
اثر دیکھو یہ شہ کی گیارہویں کا
گدا کے گھر میں شاہ وقت آیا
چلا تھا توشہ خانے کا جو اسباب
کروڑوں کا ملا اس کو زرِ ناب
کوئی جا آنکھوں سے راقم نے دیکھا
الہ آباد کمپنو لکھنؤ گیا
رہا ثابت جو شہ کی گیارہویں پر
ہوا فضلِ دیں اس پاک دیں پر
کیا موقوف جس نے گیارہویں کو
دیا رنج اس نے بے شک شاہ دیں کو
(میلاد نامہ شیخ)

تجربہ اُویسی فقیر:

فرائض میں زکوٰۃ اور صدقاتِ نافلہ میں میلاد شریف

اور گیارہویں شریف میں اللہ تعالیٰ نے خصوصیت رکھی ہے کہ ان پر پابندی سے انسان کو دنیا کا کوئی خسارہ سامنے نہیں آتا بلکہ خسارہ ہو تو بھی جب نقصان ہو جاتا ہے یہ سودا منافع کا ہے۔ اس کی تصدیق وہی کرے گا جس نے آزمایا ہے اگر نہیں آزمایا تو آزمایئے۔

۱۔ صاحب نصاب ہیں تو زکوٰۃ کی پابندی کیجئے۔

۲۔ اور بالالتزام میلاد کی محفل اور گیارہویں کی خیرات کیجئے۔

۳۔ اگر کوئی مشکل درپیش ہے تو میلاد شریف اور گیارہویں کی منت مانیئے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور غوث جلی رضی اللہ عنہ کے صدقے مشکل حل فرمائے گا۔ عقیدہ اور عقیدت کی پختگی ضروری ڈانوا ڈول عقیدہ الٹا لے ڈوبے گا۔

اُستاذِ کل حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

: حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہِ وقت و اکابرینِ شہر جمع ہوتے نمازِ عصر سے مغرب تک قرآن مجید کی تلاوت کرتے قصائد و منقبت پڑھتے ذکرِ جہر کرتے پھر طعام شیرینی وغیرہ جو نیاز تیار کی ہوتی وہ تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوتے۔ (ملفوظاتِ عزیزی ص ۶۲)

فوائد:

۱۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی مخالفین اور ہم سب کے استاذ الکل ہیں ان کا خاندان اہلِ ہند کے لئے اسلامی مسائل و عقائد کا معتمد علیہ و مستند ہے وہ بھی اپنے خاندانی روایت پر اس کے ثبوت پر مہر ثبت

فرما رہے ہیں۔

۲۔ اگر ان کے نزدیک گیارہویں ناجائز ہوتی جیسے انھوں نے شیعہ مذہب کے خلاف سخت آواز اٹھائی اس کے متعلق کم ازکم عدم جواز کا ایک فتویٰ تو ضرور صادر فرماتے۔

۳۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ وابستگی مکمل طور پر رکھتے تھے چنانچہ شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہما کی تصانیف شاہد ہیں۔

محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :

شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب ماثبت بالسنت فارسی ص۱۱ کی ایک روایت یں ہے (اصل عبارت کا ہم ترجمہ میں لکھتے ہیں)

"اور بے شک ہمارے ملک میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس مبارک کا دن گیارہ ربیع الآخر ہی مشہور ہے اور یہی تاریخ اس ملک میں حضور غوث الثقلین کی اولاد میں متعارف ہے۔ اسی طرح پیرومرشد سید ناسید ہی رضی الوصی ابو المحاسن سیدنا شیخ کامل، عارف، معظم المکرم ابو الفتح شیخ حامد حسنی جیلانی اولادِ قادریہ میں ۱۱ ربیع الآخر شریف ہی نقل فرماتے ہیں۔

فوائد :

۱۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان بزرگوں سے ہیں جن کو خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حدیث شریف کی اشاعت کے لئے ہندوستان بھیجا۔

۲۔ آپ ان بزرگوں سے ہیں کہ جب چاہتے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی زیارت سے مشرف ہو جاتے۔

۳۔ وہابیت کی تحریک سے پہلے ان کی ہر تحقیق اہلِ علم کو قابلِ قبول تھی۔

۴۔ اس لئے ان کا لقب بھی محققِ اہلِ حق تھا۔

طریقہ و آدابِ گیارہویں

غوثِ پاک ابن شہِ لولاک کی نیاز ادا کرنے کا طریقہ جشر میں اس خاندان عرش مکان کے مریدوں کی مغفرت کا یہ وثیقہ ہے اگر کوئی نذر ادا کرنا چاہے اس کو لازم ہے کہ پہلے غسل یا تازہ وضو کرے اور کپڑے پاکیزہ پہنے اور خوشبو لگائے اور بخورات معنبر و عود سلگائے اور جائے پاک پر کھڑا ہو کر جو چیز میسر ہو گیارہ عدد کی خواہ گیارہ روپے آنے خواہ ٹیڈی پیسے کی منگوائے یا شیر برنج (چاول) ہی اس انداز کی پکوائے اور وقت فاتحہ کے بغداد شریف کی طرف متوجہ ہو کر درود شریف و سورۂ فاتحہ و قل اور کوئی سورۂ قرآن پاک گیارہ گیارہ بار مع القاب یازدہ گانہ کے پڑھ کر ثواب ان چیزوں کا نذر روح پُر فتوح سلطان الاولیاء کر کے ان کے جدِ اعظم و اہلبیت معظم و اصحاب مکرم کا ہدیہ کرے اور آپ کے اساتذہ و مشائخ کرام و والدین ماجدین و اولاد و بنات عظام علیہم السلام رضوان اللہ الملک العلام الیٰ یوم القیام کے ارواح طیبہ و مقدسہ پر بخش دے اور با ادب تمام و خشوع مالا کلام کھڑا ہو کر نذر ادا کرے اور مترصد حسن قبولیت کار ہے۔

گیارہویں کے آداب: نیاز کی شیرینی یا پیسے یا روپے وغیرہ جدھر ہوں

ادھر قدم نہ بڑھائے پشت نہ کرے بے وضو ان کو نہ چھوئے قبل فاتحہ کے اس میں سے کچھ نہ کھالے جھوٹا نہ کردے غرض کہ اشیائے منذورہ کے ساتھ قبل از فاتحہ یا بعد از فاتحہ کس وقت کسی طرح کی بے ادبی نہ کرے ان کو تبرکات میں سے سمجھے کہ سوء ادبی سے اولیاء اللہ کے سوء الخاتمہ کا خوف ہے اور قطع نذر خوف روزِ جزا کے دنیا میں بھی سزا مل جاتی ہے۔ (میلادِ شیخ ص)

گیارہویں کی بے ادبی کی سزا:

شیخ ابو القاسم بغدادی سے منقول ہے کہ حضرت شیخ نظام نارنولی چشتی ہر سال نارنول سے اجمیر شریف کو پیادہ پا جاتے اور حضرت سلطانِ ہند خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں حاضر ہوتے جب فاتحہ سے فراغت ہوتی مجاورِ مزار شریف ایک چادر قبر اقدس کی تبرکاً ان کو دیکر رخصت کرتے تب وہ سوار ہو کر مکان پر آتے چنانچہ ایک سال شیخ صاحب حسب دستور خانقاہ میں حاضر تھے اور راگ ہو رہا تھا اور کیفیت طاری ہوئی اور اسی شخص نے کہ سلسلہ قادریہ میں مرید تھا ان کو بزرگ سمجھ کر اور کچھ زر نقد حضرت غوث الثقلین کے نذر کر کے اور ایک رومال میں باندھ کر ان کے زانو کے قریب رکھ دیا اور سمجھا کہ آپ سے بہتر اور کوئی مستحق اس کا نہ ملے گا اور آپ کو مطلق اس کی خبر نہ تھی اس حالت وجد میں ناگاہ پیر آپ کا اس میں لگ گیا فوراً وہ کیفیت جاتی رہی اور ان کی ولایت سلب ہو گئی آپ نے حضرت خواجہ صاحب کی طرف رجوع کی خواجہ صاحب نے ارشاد کیا کہ اس بے ادبی کے سبب سے یہ ولایت تمہاری سلب ہو گئی شیخ صاحب بہت روئے کہ ہرگز اس سے آگاہ نہ تھا ورنہ کیا مجال تھی کہ ایسی بے ادبی مجھ سے ہوتی خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اس بارے میں میں حضرت

سلطان الاولیاء کی خدمت میں شفاعت نہیں کر سکتا مگر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کروں گا جب حضرت علیہ السلام سے عرض کیا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غوث الثقلین سے ارشاد فرمایا کہ اے قرۃ العینین شیخ نظام کا قصور عفو کرو تب آپ نے تقصیر ان کی معاف کی اور ولایت پھیر دی گئی۔

ازالۂ وھم:

کوئی یہ کہے کہ آج تو ہزاروں خود گیارہویں والے ہزاروں گستاخیاں کرتے ہیں ان کا کچھ نہیں بگڑتا تو اس کا جواب یہ ہے ولی و نبی (علی نبینا وعلیہم السلام) کی گستاخی کی سزا دو قسم ہے اولیاء اللہ یعنے محبوبان خدا کو نقد زجر و توبیخ ہوتی ہے لیکن جن پر خدا کا غضب ہوتا ہے ان کو خاتمہ بربادی نصیب ہوتی ہے یا پھر قبر اور حشر میں یا دنیا میں کسی مصیبت یا نحوست میں مبتلا ہو جائے۔

حکایت منظوم:

کرامت یہ سنو تم شاہ دیں کی	جہاں میں دھوم جن کی گیارہویں کی
کہ مومن ایک عدو پاک دیں تھا	کیا کرتا وہ شہ کی گیارہویں تھا
چڑھائی دیگ اس نے گیارہویں کو	بلایا مومنان راہ دیں کو
بھو کے دل میں اُس کی کچھ جو آیا	چرا کر گوشت کچا بھون کر کھایا
جو گستاخی ہوئی اس بدقدم سے	لگی وہ لوٹنے دردِ شکم سے
ہوا تیار جس دم کھانا پک کر	وہ لایا فاتحہ خواں کو لیک کر
گیا جو فاتحہ خواں اس کے گھر میں	وہ کھانا تھا مکانِ مختصر میں
نیت کی فاتحہ خوانی کی جس دم	ہوئے کھڑکی سے ظاہر غوثِ اعظم
کیا بس منع ہاتھ اپنا ہلا کر	یہ جھوٹا کھانا رکھا ہے پکا کر

وہاں سے بھاگا مردِ فاتحہ خواں | گئے سب اپنے اپنے گھر مسلماں
تعجب صاحبِ خانہ کو آیا | کہ یارب کس نے کھانا پہلے کھایا
بلایا سب کو جو اس کے تھے گھر میں | کہا سودا ہوا کس کے سر میں
جو اس نے کھانے میں سے کھایا چرا کر | رکھا احتیاط توں سے پکا کر
کہا زن اس کی نے مجھ کو قسم ہے | مگر رکھتی بہو بہت دردِ شکم ہے
بہو سے صاحب خانہ نے ناچار | جو پوچھا تو کیا اس سے یہ اقرار
کہ تھوڑا گوشت خام دریغ لے کر | چرا کر ہم نے کھایا ہے مقرر
ہوا جب صاحبِ خانہ خبردار | تو تاؤ پیچ کھا کر آخر کار
مساکینوں کو مجھ کوں کو بلا کر | وہ کھانا جو پکایا تھا کھلا کر
پکایا دوسری بار اس نے کھانا | قبول ہوا اس کا ایک ایک دانہ

غرض پہنچا وہ اپنی آرزو کو
شفا تھی درد سے اس کی بہو کو

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اسم کی تاثیر:

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ولایت کا کسی کو انکار نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ولی کی بے ادبی پر اعلانِ جنگ فرمایا ہے اور یہ واقعہ اسی حدیث قدسی کے عین مطابق ہے۔

شرح فصوص میں داؤد قیصری تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی بے وضو آپ کا نام لیتا ہے اس پر افلاس آتا ہے اور جو کوئی آپ کی نیاز کا عہد کر لے چاہیئے کہ اس کو بجا لائے کہ مبتلائے بلا نہ ہو اور جو کوئی شبِ جمعہ کو شیرینی پر آپ کا فاتحہ کرے اور آپ سے استمداد چاہے آپ اس کی دستگیری کرتے ہیں اور جو آپ کا نام باوضو لیتا ہے تمام دن خوش رہتا

ہے اور ابتداء میں جو شخص آپ کا نام بے وضو لیتا تھا فوراً زبان اس کی کٹ
کر گر پڑتی تھی جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ اے
فرزند پروردگار عالم کا نام لوگ بے طہارت لیتے ہیں اور وہ خالق برحق ان سے
مؤاخذہ نہیں کرتا تب آپ نے وہ جلال چھوڑ دیا۔ (تفریح الخاطر ص ۳۳)

ف: مناقب غوثیہ میں ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ
دعائے حرز یمانی جسے دعائے سیف اللہ اور حرز مرتضوی بھی کہتے ہیں عامل
تھے اور کئی پشتوں سے اس دعا کا عمل آپ کے خاندان میں عرصہ سے
چلا آتا تھا اور یہ اسی کی تاثیر تھی کہ جو کوئی آپ کا نام بے طہارت لیتا قتل
ہوجاتا یا زبان اس کی کٹ کر گر پڑتی (اس کی تفصیل تفریح الخاطر ص ۳۵ میں
ملاحظہ ہو) حضور علیہ السلام نے اس کے نہ پڑھنے کی وصیت فرمائی
چند روز بعد کو اجازت بخشی۔ ترک کا حکم اسی لئے تھا کہ جلال کے تجلیات کا
غلبہ ہوگیا تھا۔ (ایضاً ص ۳۴)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی امام الاولیاء کو وصیت:

تفریح الخاطر
میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کو جب جلال مذکور کو ٹھنڈا کرنے کا فرمایا تو ساتھ یہ بھی فرمایا
ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جس میں لوگ میرا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی بغیر
وحرمت کے ذکر کریں گے تو آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اس
پر رحم کھا کر اس حالت کو ترک کر دیا۔ (ایضاً ص ۳۴)

اولیاء کی التجاء: یہ بھی منقول ہے کہ جب یہ حالت مشہور ہوئی تھی تو ا

وقت آپ کا نام بغیر وضو موت کے خوف سے کوئی نہ لیتا تھا۔ بغداد کے اولیاء کرام نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ لوگوں پر رحم کیجئے اور اس سختی کو معاف فرما دیں تو آپ نے ارشاد فرمایا میں تو اس حالت کو پسند نہیں کرتا لیکن حق تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو نے میرے نام کی عزت کی ہے ہم تیرے نام کی عزت کریں گے جو عزت کرتا ہے وہ معزز بن جاتا ہے اور مشائخ کرام فرماتے ہیں جو آپ کا اسمِ شریف بغیر وضو کے لیتا ہے وہ تنگ دستی اور مفلسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

تجربۂ اویسی : فقیر اویسی غفرلہٗ نے تجربہ کیا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عقیدت اور محبت سے اور آپ کے اسمِ گرامی کے ورد اور ذکر سے ہزار ہا بلائیں ٹلتی ہیں۔ اور دشمن تباہی کے گھاٹ اترتا ہے۔

گیارہویں کی برکتیں اور نذر : جو آپ کے نام کی نذر مانے اسے ضرور ادا کر دینا چاہیئے تاکہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے جو جمعرات کو حلوا پکا کر اور فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب آپ کی روح مبارک کو پہنچائے اور اس کو فقراء میں تقسیم کر دے اور آپ سے کسی امر میں مدد طلب کرے اور آپ اس کی مدد فرمائیں گے اور جو بعض وقت اپنے مال میں سے کچھ طعام پر ختم شریف پڑھ کر آپ کو ثواب پہنچاتا ہے اس کی دینی و دنیوی مشکلیں حل ہوں گی۔ جو آپ کا نام مبارک اخلاص کے ساتھ باوضو لے وہ تمام دن خوش و خرم رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا۔

ازالۂ وہم : یہاں نذر سے نذر عرفی مراد ہے اگر نذر اللہ تعالیٰ کے لئے

مانے اور اس کے ثواب کی نیت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روح کو ایصال
ثواب کی کرے تو یہ نذر شرعی ہے اور ایسی نذر کو نذر عرفی سے تعبیر کیا جاتا
ہے اور احکام شرعیہ کا دارومدار عرف پر ہے اسی لئے مخالفین خواہ مخواہ حرام
حرام کی ٹانگ نہ اڑائیں۔

گیارہویں کا طریقہ اور امام احمد رضا قدس سرہٗ:

جیسا کہ آداب گیارہویں
شریف تک پہلے عرض کیا گیا یہی ہمارے جملہ اسلاف کا طریقہ ہے چنانچہ
منقول ہے کہ ایک صاحب نے کسی مراد کے لیے حضور اعلیٰ حضرت کے
فرمانے پر حضور پرنور سیدنا غوث اعظم حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ شریف مانا تھا جب ان کی مراد حاصل ہوئی تو وہ
توشہ تیار کرا کے آستانہ عالیہ ہی پر حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے فاتحہ
دلانے کے لیے آئے لہذا ایک کمرہ میں فرش بچھایا گیا حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ نے فرمایا سب حضرات وضو فرمالیں اور خود بھی تجدید وضو فرمایا
حلوہ کا دیگچہ سامنے رکھا گیا حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بغداد مقدس کی جانب
کہ سمت قبلہ سے ۱۸ درجہ شمال کو ہے رخ کر کے کھڑے ہوئے اور
حاضرین سے فرمایا سب صاحبان بسم اللہ شریف کے بعد سات بار درود
غوثیہ اللھم صل علی سیدنا محمد معدن الجود والکرم
وآلہ وبارک وسلم ایک بار الحمد شریف ایک بار آیۃ الکرسی شریف
اور سات بار قل ہو اللہ شریف پھر تین بار درود غوثیہ شریف پڑھ کر
سرکار بغداد کی نذر کریں الغرض بعد فاتحہ جنہوں نے توشہ کیا تھا دسترخوان
بچھایا اس پر کچھ اشعار جابجا لکھے تھے جسے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھوا

اور سادہ دسترخوان منگوا کر بچھوایا اور فرمایا تحریر پر کوئی شئے نہ رکھنا چاہیئے۔ دسترخوان پر ظروفِ طعام کے علاوہ کھانا اتارنے والے بے تکلف چلتے پھرتے ہیں انھیں مطلق احساس نہیں ہوتا کہ ہمارا قدم کہاں پڑتا ہے اس کے بعد ہر ایک کے سامنے تشتریوں میں حلوہ رکھا گیا اور سب نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا جب سب لوگ کھا چکے فرمایا ابھی ہاتھ نہ دھوئے جائیں بلکہ صف بستہ رو بہ عراق ہو کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھایئے حاضرین صفیں درست کرنے لگے فرمایا جس قدر سادات کرام ہیں وہ صف اول میں سب سے آگے رہیں گے یہاں تک کہ خود بھی پیچھے کھڑے ہوئے بعدہٗ فرمایا سیلیچی میں سب لوگ باحتیاط ہاتھ دھوئیں اور مستعمل پانی محفوظ جگہ پر ڈلوایا جائے اور کلی کرنے کی جگہ تھوڑا تھوڑا پانی سب لوگ پی لیں۔ اس کے بعد دعا کی گئی۔

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج ا ص ۳۱۲، ۳۰۲)

گیارہویں شریف کے تبرک کا ادب از امام احمد رضا رحمۃ اللہ:

ہم اہل سنت ہر اس شئے کو متبرک و مقدس سمجھتے ہیں جو کسی محبوب خدا سے نسبت ہو گیارہویں شریف کے تبرک کو حضور غوث جیلانی رضی اللہ عنہ سے نسبت ہے اسی لئے اسے ہم متبرک و مقدس سمجھ کر اس کی تعظیم و تکریم کا سبق دیتے ہیں۔ شیخ الاسلام امام اہل سنت شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آپ کے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کی مجلس میں گیارہویں شریف کا لنگر تقسیم ہوا تو جیسے بانٹنے سے شیرینی وغیرہ بے احتیاطی سے نیچے گر جاتی ہے ہم نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت پلنگ سے نیچے اتر رہے ہیں اور نہایت ہی ادب اور خشوع و خضوع سے فرش پر سجدے سی صورت

میں زمین پر سر جھکا رہے ہیں ہم حیران ہیں کہ یہ کیا ماجرا ہے غور سے کیا دیکھا کہ آپ نیچے گری ہوئی شیرینی کو منہ میں لا رہے ہیں ہم نے عرض کی آپ ہمیں حکم فرماتے ہم اٹھا لیتے فرمایا حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے تبرک کی شیرینی کے ادب کے خلاف تھا کہ اسے بے اعتنائی سے حاصل کریں۔

سبق:

اہل سنت بالخصوص اہل علم حضرات سے استدعا ہے کہ ادب کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو۔ جب سے مخالفین کی گیارہویں شریف و دیگر منسوبات محبوبان خدا پر طعن و تشنیع شروع ہوئی ہے اس وقت سے ہم بھی آداب کے تقاضوں سے محروم ہوتے جا رہے ہیں اور بے ادبی کی سزا ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ برکات دنیا سے اٹھ جاتی ہیں۔ اویسی غفرلہ کی استدعا ہے کہ جہاں ہم گیارہویں شریف کی ادائیگی کے پابند ہیں ہمیں کئی گنا زائد بڑھ کر با ادب ہونا چاہیئے کیوں کہ ؎

بے ادب نہ تنہا خود را اشت — بلکہ آتش در آفاق زد

از خدا جوئیم توفیق ادب — بے ادب محروم ماند از فضل رب

گیارہویں والے کے دشمن کو انتباہ:

ایک بزرگ نے حضور غوث اعظم کی خدمت میں عرض کیا آپ لوگوں کو اس مصیبت عظیمہ ورطہ جسیمہ سے نجات دلائیں تو آپ نے فرمایا مراقبہ کر اس نے مراقبہ میں عرش کے نیچے ایک تلوار لٹکی ہوئی دیکھی جس پر مکھیاں اپنے آپ کو گراتی ہیں اور دو ٹکڑے ہو جاتی ہیں تو آپ نے اسے آنکھ کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا مکھیاں اس تلوار سے جنگ کرتی ہیں اور اس سے انھیں یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

(یہی حال میرے دشمنوں کا ہے) اور میرے احباء مخلصین میرا نام ہر حال میں ادب و احترام سے لیتے ہیں اور تمام احوال میں عفو اور مغفرت کا دامن مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور مخالفین منکرین بہ وجہ بے ادبی ہلاکت میں بڑھ جاتے ہیں میری تلوار مشہور ہے اور میری کمان چڑھی ہوئی ہے اور میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے اور میرا گھوڑا زین سے کسا ہوا ہے اور میں اللہ کی بڑھکتی ہوئی آگ ہوں تمام اہلِ بغداد کے سفارش کرنے پر آپ نے اس حالتِ جلالی کو اہلِ عناد سے اٹھالیا۔ (تفریح الخاطر ص)

انتباہ :

شرعی دلائل سے ہم اہلِ سنت گیارہویں شریف مناتے ہیں اور ان شاء اللہ تا قیامت مناتے رہیں گے مخالفین و منکرین کو اتنا گزارش ہے کہ حدیث قدسی میں ہے کہ :

من عادیٰ لی ولیاً	جو میرے کسی ولی سے دشمنی
فقد آذنتہ بالحرب	کرتا ہے میرا اس کے ساتھ
(بخاری و مسلم)	اعلانِ جنگ ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اعلانِ جنگ معمولی بات نہیں اور اس کا اعلانِ جنگ کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ اولیاء و انبیاء علیٰ نبینا و علیہم السلام کے دشمن مخالف کا خاتمہ برباد ہوتا ہے خواہ وہ کتنا نمازی ہو یا حاجی یا غازی

لے گیارہویں والے کا نام :

آخر میں چند گزارشات عرض کر دوں کہ گیارہویں کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ دنیوی امور میں برکات اور سخت سے سخت مشکلات سے بچاؤ کے علاوہ عاقبت سنور جائے گی کیوں کہ

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کے ساتھ تعلق رکھنے اور اُن سے نسبت جوڑنے والے کو مغفرت سے نوازے گا۔

غوثِ اعظم کا اعلان:

بہجۃ الاسرار[1] میں لکھا ہے کہ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے ایک بہت لمبی کتاب دی گئی ہے جس میں میرے مصاحبوں اور قیامت تک جتنے بھی مرید ہوں گے تمام کے نام اس میں درج ہیں اور کہا گیا ہے یہ تمام آدمی تمہارے حوالے کئے گئے ہیں۔ میں نے دوزخ کے دربان سے پوچھا کہ کیا تیرے پاس دوزخ میں کوئی میرا مرید بھی ہے اس نے کہا نہیں (پھر آپ نے فرمایا) مجھے اپنے رب کے جلال وعزت کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر حاوی ہے۔ اگر میرا مرید اچھا نہیں ہے تو میں تو اچھا ہوں اور مجھے اپنے پروردگار کی عزت وجلال کی قسم میں اس کی بارگاہ سے اس وقت تک نہ ہٹوں گا جب تک تمھیں (یعنی مریدوں) کو ساتھ لے کر جنت میں نہ چلا جاؤں۔ شیخ قطب بن اشرف رومی اپنی کتاب مزکی النفوس میں لکھتے ہیں کہ غوث پاک نے ارشاد فرمایا اگر میرا مرید نیک نہ ہو تو بھی میں اس کے لئے کافی ہوں۔ خدا کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید پر ہے۔ اگرچہ میرا مرید مغرب میں اور میں مشرق میں ہوں (یعنی خواہ وہ کتنی ہی دور ہو میرا ہاتھ اس کے سر پر ہوتا ہے) اور اگر میرا مرید ننگا ہو جائے (یعنی اس سے کوئی قصور ہو جائے) تو میں مشرق

---

[1] بہجۃ الاسرار ایسی مستند کتاب ہے کہ ملفوظات مشائخ میں اسے وہی مرتبہ حاصل ہے جو روایاتِ احادیث میں بخاری شریف کو۔ (اُویسی غفرلہٗ)

(یعنی دور سے) لمبا ہاتھ کر کے اس کے تصور پر پردہ ڈال دیتا ہوں۔ خدا کی قسم
میں قیامت کے دن دوزخ کے دروازے پر کھڑا رہوں گا۔ حتیٰ کہ میرے سب
کے سب مرید گزر جائیں۔ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیرے کسی مرید کو
دوزخ میں نہ ڈالوں گا۔ پس جو کوئی اپنے آپ کو میرا مرید کہے میں اسے قبول کر
کے مریدوں میں شامل کرتا ہوں اور اس کی طرف توجہ رکھتا ہوں۔ میں نے منکر
نکیر سے اس بات کا عہد لیا ہے کہ وہ میرے مریدوں کو قبر میں نہ ڈرائیں
گے۔ (تفریح الخاطر ص ــــ)

واقعات کی روشنی میں:

ذیل میں چند واقعات، حکایات و مشاہدات
عرض کروں گا تاکہ گیارہویں والوں کو مژدہ بہار اور منکروں پر غضب کردگار ہو۔

دھوبی کی نجات:

میں نے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج
مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک حکایت سنی ہے کہ ایک دھوبی کا انتقال
ہوا جب دفن کر چکے تو منکر نکیر نے آکر سوال کیا مَنْ رَبُّكَ؟ مَا
دِيْنُكَ؟ مَنْ هٰذَا الرَّجُل۔ وہ جواب میں کہتا ہے مجھ کو کچھ خبر
نہیں۔ میں تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا دھوبی ہوں۔ اس پر اس
دھوبی کی نجات ہو گئی۔ فی الحقیقت یہ جواب اپنے ایمان کا اجمالی بیان کہ میں ان
کا ہم عقیدہ ہوں جو ان کا خدا وہ میرا خدا جو ان کا دین وہ میرا دین۔

یاد رہے کہ یہ واقعہ دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مجدد مولوی
اشرف علی تھانوی نے ذکر کیا ہے نیز تھانوی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے
کہ میں نے یہ واقعہ مولوی فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی سے خود

سُنا ہے۔ (الافاضات الیومیہ جلد ۲ صـ۲ مطبوعہ تھانہ بھون)

ف: دیوبندی حضرت مولانا مولوی فضل الرحمٰن صاحب کو قطبِ وقت تسلیم کرتے ہیں۔ (حیاتِ اشرف صـ۴۱، ۵۲)

گنہ گار بندہ:

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ایک بہت ہی زیادہ گناہ گار شخص تھا لیکن اُس کے دل میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت ضرور تھی جب اُس کے مرنے کے بعد اس کو دفن کیا گیا تو قبر میں منکر نکیر نے سوالات کئے تو اس نے ہر سوال کا جواب عبدالقادر کہتے ہوئے دیا تو منکر نکیر کو ربِ قدیر کی بارگاہِ عالیہ سے حکم آیا

اِنْ کَانَ ھٰذَا الْعَبْدُ مِنَ	اگرچہ یہ بندہ فاسقوں میں سے
الْفٰسِقِیْنَ لٰکِنَّہٗ فِیْ	ہے مگر اس کو میرے محبوب
مَحَبَّۃِ مَحْبُوْبِ السَّیِّدِ	سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ
عَبْدِ الْقَادِرِ مِنَ	تعالیٰ عنہ جو کہ صادقین میں سے
الصَّادِقِیْنَ فَلِاَجْلِہٖ	ہیں کی ذات سے محبت ہے
غَفَرْتُ لَہٗ وَ سَّعْتُ	اسی لئے میں نے اسے بخش دیا
قَبْرَہٗ مَحَبَّتِہٖ وَحُسْنِ اِعْتِقَادِہٖ	اور اس کی قبر فراخ کر دی۔
فِیْہِ۔ (تفریح الخاطر صـ۲۳ مطبوعہ مصر)	

ازالۂ وہم:

اللہ تعالیٰ جسے جیسے چاہے بخشے اس سے کون پوچھے ہمارے حوالہ میں تو فاسق کا لفظ ہے مولوی اشرف علی نے "فیوض الرحمٰن ملفوظات" میں کہا ہے کہ وہ دھوبی کافر تھا۔

لطیفہ: فقیر نے میر پور خاص سندھ میں یہ حوالہ دیئے بغیر یہ واقعہ بیان کیا تو دوسرے دن میرے ہاں ایک ڈاڑھیوں کی جماعت میرے میزبان کو لے کر میری بیٹھک پر آدھمکی اور کہا کہ اویسی صاحب آپ نے کل کی تقریر میں بڑا غلو فرمایا کیا شیخ عبدالقادر کے متعلق ایسے واقعات کی اسلام اجازت دیتا ہے؟ میں نے فوراً الافاضات الیومیہ کھول کر آگے رکھ دی اس کے بعد خاموشی سے باہر نکل گئے میں نے ان کی ٹولی کے سربراہ کو پکڑ لیا اور کہا کہ اپنے گھر کے حوالہ سے خاموشی کیوں؟ کہا مولوی اشرف علی نے ہمارا بھٹہ بٹھا دیا ہے۔

عذابِ قبر سے نجات:

بغداد شریف کے محلہ باب الازج کے قبرستان میں ایک قبر سے مردہ کے چیخنے کی آواز سنائی دینے کے متعلق لوگوں نے حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے پوچھا کیا اس قبر والے نے مجھ سے خرقہ پہنا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حضور والا! اس کا ہمیں علم نہیں۔ دوسری مرتبہ آپ نے پوچھا کہ اُس نے کبھی میری مجلس میں حاضری دی تھی؟ لوگوں نے جواباً عرض کیا بندہ نواز! اس کا بھی علم نہیں۔ بعدازیں آپ نے پوچھا کہ کیا اُس نے میرے پیچھے نماز بھی پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اُس کے متعلق بھی نہیں جانتے تو آپ نے فرمایا اَلْمُفْرِطُ اَوْلٰی بِالْخَسَارَۃِ بھولا ہوا شخص ہی خسارہ میں پڑتا ہے اُس کے بعد آپ نے مراقبہ فرمایا اور آپ کے چہرہ مبارک سے جلال و ہیبت اور وقار ظاہر ہونے لگا آپ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ فرشتوں نے مجھے کہا ہے۔ اِنَّہٗ رَاٰی وَجْھَکَ وَاَحْسَنَ بِکَ الظَّنَّ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی رَحِمَہٗ بِکَ کہ

اس شخص نے آپ کی زیارت کی ہے اور آپ سے حسنِ ظن اور محبت رکھتا تھا لہٰذا آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس پر رحم کر دیا ہے۔

اُس کے بعد اس قبر سے کبھی بھی آواز نہ سنائی دی۔

ف: یہ صرف اسی لئے کہ اسے غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نسبت اور آپ سے حسنِ ظن (خوش عقیدت) قبر کی کالی رات میں کام آگئی۔

قبر سے نکل کر بیعت فرمانا :

ایک شہر میں سیدنا محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ النورانی کا معتقد رہتا تھا اُس نے سلسلہ قادریہ میں داخل ہونے کا ارادہ بھی کر رکھا تھا۔ ایک روز وہ دور دراز کا سفر طے کر کے بغداد شریف پہنچا تو اس کو معلوم ہوا کہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو چکا ہے۔

آخر اُس نے آپ کی قبر مبارک کی زیارت کرنے کا ارادہ کیا۔ قبر مبارک پر حاضر ہو کر آدابِ زیارت بجا لایا۔

فَظَهَرَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ مِنْ مَرْقَدِهٖ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ وَاَعْطَاهُ الْاِنَابَةَ وَانْتَسَبَ بِسِلْسِلَتِهٖ۔	تو حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قبر شریف سے نکلے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے توجہ دی اور اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل فرمایا۔

فوائد :

۱۔ غوثِ اعظم کے ساتھ خوش اعتقادی کام آگئی۔

۲۔ امام المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ الباری اپنی معرکۃ الآراء تفسیر میں سرکار

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف درج فرماتے ہیں:

اِنَّ اَللّٰهِ (اولیاء) لَا یَمُوْتُوْنَ	بے شک اولیاء اللہ مرتے
لٰكِنْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ	نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے
دَارٍ اِلٰی دَارٍ ہ	گھر انتقال فرماتے ہیں۔

۲۔ اب بھی اگر کوئی کسی کا مرید نہ ہوا ہو یا کسی سے اعتقاد نہ جمتا ہو تو وہ دل ہی دل میں بلکہ عام مشہور کر دے کہ میں حضور غوث اعظم کا مرید ہوں تو وہ کل قیامت میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مریدین میں شامل ہوگا۔

خاتمہ (احادیثِ مبارکہ)

درجنوں روایات صحاحِ ستہ میں موجود ہیں کہ جسے دنیا میں کسی قوم (گذشتہ حضرات) سے محبت اور عقیدت ہو اگرچہ وہ ان جیسے اعمال بھی نہ کر سکا ہو تب بھی قیامت میں انھی کے ساتھ ہوگا (مسلم شریف) اور صحیح حدیث کے الفاظ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی ہر مرد قیامت کے دن اپنے محبت والے کے ساتھ ہوگا (ایضاً) ظاہر ہے کہ گیارہویں شریف کرنے والے کو حضور غوث اعظم سے محبت و عقیدت ہوگی تو گیارہویں کرے گا اگر محبت نہ ہوگی تو ہزار حیلے حوالے کرے تو وہ گیارہویں کے نام سے بھی چڑے گا۔ جیسے وہابیوں کا حال ہے۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مع مریدین و منتسبین بیت المعمور میں } اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ حدیث مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت ہے

کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسریٰ اپنے مہربان باپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت المعمور میں گئے وہاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ والحمدللہ رب العلمین

اب ناظر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا یہ کیوں کر؟ ہاں ہم سے سنئے۔ (واللہ الموفق)

ابن جریر وابن حاتم وبزار وابو یعلی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طویل حدیث معراج میں راوی حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

ثم صعدت الی السماء السابعۃ فاذا انا بابراھیم الخلیل مسند ظھرہ الی البیت المعمور (فذکر الحدیث الی ان قال) واذا بامتی شطرین شطر علیھم ثیاب بیض کانھا القراطیس وشطر علیھم ثیاب رمد فدخلت البیت المعمور ودخل معی

پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پر پائی ایک وہ جن کے سفید کپڑے ہیں کاغذ کی طرح دوسری قسم کا خاکستری لباس ہیں۔ بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے ساتھ سفید پوش بھی گئے جو

الذین علیهم الثیاب	میلے کپڑے والے رد کیے گئے
البیض وحجب الآخرون	
الذین علیهم ثیاب	
رمد وهم علی خیر	وہ بھی خیر وخوبی پر۔ پھر میں نے
فصلیت انا ومن	اور میرے ساتھ کے مسلمانوں
معی من المؤمنین	نے بیت المعمور میں نماز پڑھی
فی البیت المعمور ثم	پھر میں اور میرے ساتھ والے
خرجت انا ومعی	باہر آئے۔

(الحدیث)

ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شرف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ اور حضور کے سنبستان باصفا تو بلاشبہہ ان اجلی پوشاک والوں میں ہیں جنھوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور میں جاکر نماز پڑھی (والحمد للہ رب العٰلمین) (عرفان شریعت ص ۹۰، ۹۱)

مژدۂ بہار: اس مبارک ارشاد کے بعد فقیر اس خوش بخت سُنّی مسلمان کو مبارک باد پیش کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے جملہ محبوبوں سے پیار اور عقیدت کی دولت سے مالامال ہے بالخصوص غلامان شہ جیلان رضی اللہ عنہ کو جو پیران پیر کی گیارہویں شریف کا ختم دلا کر اپنا نام اسی فہرست میں ثبت کرا رہا ہے جسے رسول اکرم شفیع معظم نبی محتشم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج بیت المعمور میں اپنی زیارت سے مشرف فرما کر ان کے جنتی ہونے کی مہر ثبت

فرمائی ۔ یہ فقیر قادری اُویسی رضوی غفرلہ بھی انہی خوش قسمتوں میں اپنا نام شامل ہونے کی امید واثق رکھتا ہے کیوں کہ زندگی بھر اعدائے غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے برسرِ پیکار رہا اور مریدی "لاتخف" کے وعدہ کو اپنے لئے زندگی میں اکسیرِ اعظم پایا تو ان شاء اللہ قبر و آخرت میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی نوازشوں سے نوازا جاؤں گا ان شاء اللہ تعالیٰ ۔

ھذا آخر مارقمہ

الفقیر القادری محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ ۔ بہاول پور ۔ پاکستان

نذرانۂ عقیدت

از

امام الاولیاء شہنشاہ نقشبند خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہٗ

بادشاہِ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است — سرورِ اولادِ آدم شاہ عبدالقادر است

آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم — نور قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

☆

عارف باللہ ، امام الصوفیہ و شیخ النحاۃ حضرت الشیخ عبدالرحمن جامی

مصنف شرح جامی

گویم ز کمالِ تو چہ غوث الثقلینا

محبوبِ خدا ، ابن حسن ، آلِ حسینا

سر در بر درت جملہ نہادند و بگفتند

تاللہِ لقد اٰثرکَ اللہُ علینا

قرآنِ پاک کا بے بہا خزینہ

تفسیر روح البیان

ترجمہ اردو

فیوض الرحمٰن

مترجم

محدثِ دوراں مفسرِ قرآن حضرۃ علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

کلام پاک کے سمجھنے میں یہ تفسیر آپ کی صحیح راہ نمائی کریگی، ہر پارہ ضخیم جلد پر مشتمل ہے

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور (پاکستان)

(مطبوعہ طاہر ایمان پرنٹنگ پریس [illegible])